Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴ — فون نمبر ۹۰

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ — عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

یوم چہار شنبہ

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے

جلد ۵۶/۲۱ | ۱۵ تبلیغ ۱۳۴۶ھش — ۵ ذیقعدہ ۱۳۸۶ھ — ۱۵ فروری ۱۹۶۷ء | نمبر ۳۳

اخبار احمدیہ

ــ ○ ۱۲ فروری۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق باہر سے آمدہ اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہتر ہے الحمدللہ۔ احباب حضور ایدہ اللہ کی صحت و سلامتی کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

ــ ○ محترمہ سیدہ منصورہ بیگم صاحبہ حرم سیدنا حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی طبیعت بخار، زکام اور جسم میں درد کی وجہ سے ناساز ہے۔ احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ محترمہ سیدہ موصوفہ کو اپنے فضل سے صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین۔

ــ ○ لنڈن سے آمدہ اطلاع مظہر ہے کہ محترم چوہدری اسد اللہ خان صاحب امیر جماعت احمدیہ ضلع لاہور کے فرزند مکرم اعجاز نصر اللہ خان صاحب کا اپریشن ۱۰ فروری ۱۹۶۷ء کو کامیابی کے ساتھ ہوگیا ہے۔ محترم چوہدری اسد اللہ خان صاحب اور ان کی بیگم صاحبہ جملہ بزرگوں اور احباب جماعت کا شکریہ ادا کرتے ہیں کہ انہوں نے عزیز موصوف کو اپنی دعاؤں سے نوازا نیز درخواست کرتے ہیں۔ احباب جماعت آئندہ بھی بالالتزام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اپریشن کے بعد ہر قسم کی پیچیدگیوں سے کلی محفوظ رکھتے ہوئے اپنے فضل سے صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے آمین۔

ــ ○ حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے کہ

"امانت فنڈ تحریک جدید میں
روپیہ جمع کروانا فائدہ بخش بھی
ہے اور خدمت دین بھی۔"

(افسر امانت تحریک جدید)

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

حقیقی مسلمان کا مقصد ہمیشہ یہ ہونا چاہیئے کہ اللہ تعالےٰ اس سے راضی ہو جائے

جہاں تک طاقت اور ہمت ہے اس کو چاہیئے کہ خدا کو راضی کرنے کی سعی کرے

"حقیقی مسلمان کا یہ مقصد نہیں ہوا کرتا کہ اس کو خوابیں آتی رہیں بلکہ اس کا مقصد تو ہمیشہ یہ ہونا چاہیئے کہ اللہ تعالےٰ اس سے راضی ہو جائے اور جہاں تک اس کی طاقت اور ہمت میں ہے اس کو راضی کرنے کی سعی کرے۔ اگرچہ یہ سچ ہے کہ یہ بات نرے مجاہدہ اور سعی سے نہیں ملتی بلکہ یہ بھی خدا تعالےٰ کے فضل اور توفیق پر موقوف ہے۔ مگر اس میں بھی کوئی شک نہیں کہ وہ رحیم کریم ایسا ہے کہ اگر کوئی اس کی طرف بالشت بھر آتا ہے تو وہ ہاتھ بھر آتا ہے اور اگر کوئی معمولی رفتار سے اس کی طرف قدم اٹھاتا ہے تو اللہ تعالےٰ اس کی طرف دوڑ کر آتا ہے۔ غرض مومن کبھی ان باتوں کو اپنی زندگی کا مقصد تجویز نہیں کرتا کہ اسے خوابیں آنے لگیں یا کشوف ہوں یا الہامات ہوں۔ وہ تو ہمیشہ یہی چاہتا ہے کہ خدا تعالےٰ اس سے راضی ہو جاوے۔ اللہ تعالےٰ کی مقادیر اور قضا سے راضی ہو جانا بھی سہل امر نہیں۔ یہ ایک مشکل اور تنگ راہ ہے۔ اس سے ہر کوئی گزر نہیں سکتا۔

پس جب انسان ان اغراض کو مدنظر رکھے گا کہ خدا تعالےٰ اس سے راضی ہو جاوے اور وہ خدا تعالےٰ سے راضی ہو جاوے اور متقی اور مخلص مومن ہو کر اعمال صالحہ بجا لاوے تو ایسے لوگوں کے ساتھ اللہ تعالےٰ کے جو معاملات ہوا کرتے ہیں اور جو سنت اللہ اس کی جاری ہے وہ اس کے ساتھ بھی ضرور ہی ہوگی۔ اس کی خواہش کی حاجت ہی کیا۔ خود اللہ تعالےٰ نے فرما دیا ہے اِنَّ الَّذِیْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰہُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا تَتَنَزَّلُ عَلَیْھِمُ الْمَلٰٓئِکَۃُ۔ یعنی جن لوگوں نے کہا کہ اللہ ہمارا رب ہے اور پھر انہوں نے سچی استقامت دکھائی۔ یعنی ہر قسم کے مصائب اور مشکلات عسر یسر میں انہوں نے قدم آگے ہی بڑھایا اور ہر قسم کے امتحانوں میں وہ پاس ہو گئے تو پھر اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ ان پر ملائکہ کا نزول ہوتا ہے۔ جو ان کو خوشخبریاں دیتے ہیں کہ ہم تمہارے ولی ہیں۔ اس حیات دنیا میں تمہیں کوئی غم اور حزن نہ ہوگا۔"

(ملفوظات جلد نہم صفحہ ۸۴-۸۵)

حضرت سیدہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا کی علالت

اور درخواستِ دعا

محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب ربوہ

سیدہ مکرمہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ بیگم نواب عبداللہ خان صاحب رضی اللہ عنہ کی طبیعت کل دو دن سے خراب ہے۔ بخار ۱۰۲ درجہ ہے سینہ میں اور ٹانگوں میں شدید درد ہے اور کپکپی کی کیفیت ہے۔ احباب جماعت کی خدمت میں درخواست ہے کہ سیدہ مکرمہ کی کامل شفایابی کے لئے التزام سے دعا فرمائیں۔

فجزاھم اللہ احسن الجزاء

خاکسار:۔ مرزا مبارک احمد
۱۳ فروری ۱۹۶۷ء

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۵ فروری ۱۹۶۶ء

کیا خلیفہ عوام کے سامنے جواب دہ ہوتا ہے؟

بعض اخبارات کی رپورٹ کے مطابق چوہدری محمد ظفر اللہ خاں جج عالمی عدالت نے اپنی ایک تقریر میں کہا ہے کہ تمام مسلمانوں کا ایک خلیفہ یا ایک امیر قوم ہو۔ بات کچھ الجھی ہوئی نہیں ہے کہ اس کو ہر مسلمان آسانی سے نہیں سمجھ سکتا۔ اور جس کو ہر مسلمان پسند نہ کرتا ہو۔ چنانچہ چوہدری صاحب نے ثبوت کے لئے فرمایا کہ جب تک مسلمان ایک امیر اور ایک خلیفہ کے ماتحت رہے۔ ان میں اتحاد رہا اور وہ ہر کام میں کامیاب ہوتے رہے۔

بات تو مسلمانوں کے اتحاد اور اتفاق سے تعلق رکھتی تھی۔ اور کسی مسلمان کو اس پر اعتراض کی نہیں سوجھ سکتی تھی۔ مگر بعض لوگوں کی عادت ہے کہ خواہ کوئی کتنی اچھی بات کہے اس میں مین میخ نکالنا ان کے لئے ضروری ہو جاتا ہے۔ چنانچہ اس سیدھی سی بات میں بھی مولوی صدر دین صاحب نے مین میخ نکالنے کی کوشش کی ہے۔ اور اس کو اتنا ضروری سمجھا ہے کہ اخبارات کو مراسلہ کے علاوہ خطبہ جمعہ بھی اس مضمون پر دے ڈالا ہے۔

مولوی صاحب نے اپنے مراسلہ میں چوہدری صاحب سے ایک سوال بھی پوچھ ڈالا ہے۔ فرماتے ہیں:۔

"چوہدری محمد ظفر اللہ خاں نے جو بات سرسری انداز میں کہی ہے اس کے بارے میں یہ نکتہ یاد رکھنے کے قابل ہے کہ خلیفہ یا امیر صرف اسی صورت میں قوم کو متحد رہنے کا سبق دے سکتا ہے۔ جبکہ وہ خود خدا اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے احکامات کا خصوصیت سے پابندی کرنے والا ہو۔ اور اپنے آپ کو قوم کے سامنے جواب دہ سمجھتا ہو۔ خلفائے راشدین نے عوام الناس کے سامنے یہ اعلان کیا تھا کہ جب تک وہ اللہ اور اس کے رسولؐ کے احکام کے پابند رہیں ان کی اطاعت کی جائے۔ اور واضح لفظوں میں لوگوں پر یہ فریضہ بھی عائد کیا۔ کہ اگر وہ راہ انحراف اختیار کریں۔ تو ان کو سیدھا کر دیا جائے۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے مسند خلافت پر متمکن ہوتے ہی فوراً یہ اعلان کیا تھا کہ تم میری اس وقت تک اطاعت کرو جب تک میں اللہ اور اس کے رسولؐ کی اطاعت کروں۔ اور مزید فرمایا۔ اگر میں انحراف کرتے ہوئے ٹیڑھا چلوں تو تم مجھے سیدھا کر دو۔ مسلمان مجمع نے جواباً کہا۔ اگر تو ٹیڑھا چلے تو ہم اپنے نیزوں کی انی سے آپ کو سیدھا کر کے رکھ دیں گے۔ اس قیمتی اعلان نے خلیفہ اور قوم کے درمیان صحت مند توازن قائم رکھا تھا۔ یہی مسلک حضرت عمر فاروق نے اختیار کر رکھا تھا۔ انہوں نے فرمایا تھا کہ جو شخص مجھ میں انحراف اور ٹیڑھا پن پائے۔ اس کے لئے لازم ہے کہ وہ اس کجی کو سیدھا کر دکھائے۔ خلفائے راشدین نے صرف اس اعلان پر اکتفا نہ کی۔ اس پر عمل بھی کر دکھایا۔ اس لئے خلفائے راشدین کی اس اہم سنت کے پیش نظر میں چوہدری ظفر اللہ خاں سے استدعا ضروری سمجھتا ہوں کہ وہ اس بات کا اعلان کریں کہ جس خلیفہ یا امیر کو وہ امت کے اتحاد کا ذریعہ بنانا چاہتے ہیں۔ کیا وہ بھی خلافت راشدہ کے مذکورہ بالا طریق عمل پر کاربند ہو کر اپنے آپ کو عوام کے سامنے جواب دہ سمجھے گا۔ (صدر الدین امیر جماعت احمدیہ لاہور)

(نوائے وقت لاہور ۵ فروری ۱۹۶۶ء صفحہ ۷)

ہمیں افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ "امیر جماعت احمدیہ لاہور" نے حضرت ابوبکر صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے الفاظ کے معنی اپنے طبعی رجحان کے مطابق غلط لئے ہیں۔ آپ نے ہرگز یہ بات اس لئے نہیں کہی تھی کہ آپ خدا تعالیٰ اور رسولؐ کے پاس جواب دہ ہونے کی بجائے عوام کے سامنے جواب دہ ہو گئے تھے۔ آپ نے جو کچھ فرمایا تھا مندرجہ ذیل آیات کے مطابق فرمایا تھا۔

یا ایھا الذین آمنوا اطیعوا اللّٰہ و اطیعوا الرسول و اولی الامر منکم فان تنازعتم فی شیء فردوہ الی اللّٰہ والرسول ان کنتم تؤمنون باللّٰہ والیوم الآخر۔ ذالک خیر و احسن تاویلا۔

اے ایماندارو اللہ کی اطاعت کرو اور رسول کی۔ اور اپنے فرمانرواؤں کی بھی اطاعت کرو۔ پھر اگر تم (حکام سے) کسی امر میں اختلاف کرو تو اگر تم اللہ اور پیچھے آنے والے دن پر ایمان رکھتے ہو تو اسے اللہ اور رسول کی طرف لوٹا دو۔ (اور ان کے حکم کی روشنی میں معاملہ طے کرو) یہ بات بہتر ہے اور انجام کے لحاظ سے بھی زیادہ اچھی ہے۔

(سورۃ نساء۔ آیت ۶۰)

اور جو کچھ لوگوں نے جواب دیا تھا وہ بھی ان آیات کے مطابق ہی تھا۔ مطلب یہ ہے کہ شریعت میں اولی الامر اور عوام خدا اور رسولؐ کے سامنے جواب دہ ہیں۔ اور اگر اولی الامر اور ان عام مسلمانوں کے درمیان کوئی اختلاف پیدا ہو جائے تو اس کا فیصلہ قرآن و سنت کے مطابق کیا جاوے۔ مگر مولوی صاحب نے اس انداز سے یہ سوال پوچھا ہے۔ اس سے یہ مترشح ہوتا ہے۔ کہ عوام کو اولی الامر کے خلاف بغاوت کرنے کا حق ہے۔ حالانکہ مولوی صاحب، اچھی طرح جانتے ہیں کہ خود سیدنا حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے مانعین زکوٰۃ کی بغاوت کو بزور دبا دیا تھا۔ اور جب لوگوں نے سیدنا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے خلاف بغاوت کی تھی اور معزول ہونے کا مطالبہ کیا تھا۔ تو آپ نے اپنی جان قربان کر دی مگر معزول ہونے سے انکار کر دیا تھا اور فرمایا تھا کہ میں اس قمیص کو ہرگز نہیں اتاروں گا۔ جو اللہ تعالیٰ نے مجھے پہنائی ہے۔

افسوس ہے مولوی صاحب نے سیدنا حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے اعلان اور مسلمانوں کے جواب سے یہ غلط نتیجہ نکالا ہے کہ خلفاء یا اولی الامر عوام کے سامنے جواب دہ ہیں۔ حالانکہ دونو اولی الامر اور عوام اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولؐ کے سامنے جواب دہ ہیں۔

حدیث النبیؐ

سونے اور جاگنے کی دعائیں

عن حذیفۃ بن الیمان رضی اللّٰہ عنہ قال کان النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم اذا اخذ مضجعہ من اللیل وضع یدہ تحت خدہ وقال باسمک اللّٰھم اموت واحیاء واذا قام قال الحمد للّٰہ الذی احیانا بعد ما اماتنا والیہ النشور

ترجمہ: حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ نے روایت کی کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم جب رات کو بچھونے پر لیٹتے تھے تو داہنا ہاتھ داہنے رخسار کے نیچے رکھ لیتے اور یہ دعا پڑھتے باسمک اللّٰھم اموت واحیاء (اے اللہ تیرے ہی نام سے ہم سوتے اور جاگتے ہیں) اور جب بیدار ہوتے تو یہ پڑھتے۔ الحمد للّٰہ الذی احیانا بعد ما اماتنا والیہ النشور (اس خدا کو حمد ہے جس نے ہم کو سونے کے بعد جگایا۔ اور اسی طرف سب کو جانا ہے۔

(صحیح بخاری کتاب الدعوات)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بیرونی ممالک میں تبلیغِ اسلام اور اس کے نتائج

تقریر محترم مولانا نذیر احمد صاحب مبشر۔ بر موقع جلسہ سالانہ

(۳)

امریکہ مشن

نئی دنیا یعنی امریکہ کی متحدہ ریاستوں میں جماعت کے مشن قائم ہیں جن کے ذریعہ اہلِ امریکہ بھی اسلام اور احمدیت میں داخل ہو رہے ہیں۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کے عہدِ خلافت میں جب تبلیغِ اسلام کے ایک وسیع نظام کی بنیاد پڑی تو اس وقت امریکہ میں بھی تبلیغی مشن قائم کیا گیا۔ اس مشن کی ابتداء ۱۹۲۰ء میں مسلمانانِ ہند کی تحریک خلافت سے ہوئی۔ اس زمانہ میں بعض مغربی حکومتیں ترکی کی حکومت کو ختم کرنے پر تُلی ہوئی تھیں اور امریکہ کی حکومت بھی اس میں پیش پیش تھی۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے اس زمانہ میں "ترکی کا مستقبل اور مسلمانوں کا فرض" کے عنوان سے ایک رسالہ لکھا جس میں یہ نکتہ بھی بیان فرمایا کہ امریکہ ترکی کی مخالفت مذہبی تعصب کی وجہ سے کر رہا ہے اور اس کی وجہ یہ ہے کہ اہلِ امریکہ کو اسلام سے اس قدر بُعد ہے اور آباء واجداد سے بھی ان کے دلوں میں اسلام کی نسبت اس قدر بدظنیاں بٹھائی گئی ہیں کہ وہ اسلام کو ایک عام مذہب کے طور پر قیاس نہیں کرتے بلکہ ایک ایسی تعلیم خیال کرتے ہیں جو انسان کو انسانیت سے نکال کر جانور دں اور وہ بھی وحشی جانور بنا دیتی ہے ان کے نزدیک اسلام ایسی وحشیانہ تعلیم دیتا ہے کہ اسکی موجودگی میں رحم اور انصاف دل میں پیدا ہی نہیں ہوتا۔

تبلیغِ اسلام کے فریضہ کی طرف توجہ دلاتے ہوئے حضور رضی اللہ عنہ نے ہندوستان کے مشہور سیاسی لیڈر لالہ لاجپت رائے کا ایک بیان نقل کر کے بھی مسلمانوں کو مغربی ممالک میں تبلیغِ اسلام کے متعلق غیرت دلائی۔ لالہ لاجپت رائے صاحب اپنے ایک بیان میں لکھتے ہیں:۔

"مجھے اپنے سفروں میں اس سے زیادہ کسی امر نے تکلیف نہیں دی جس قدر کہ اس گہری ناواقفیت اور سخت تعصب نے جو اسلام اور اسلامی ممالک کے متعلق امریکہ میں پھیل رہا ہے۔ ممالک متحدہ میں آپ کو چین، جاپان اور ہندوستان کے ہمدرد تو ملیں گے لیکن میں نے اپنے پانچ سالہ سفروں میں ایک شخص بھی ایسا نہیں دیکھا جو اسلام اور اسلامی ممالک کے متعلق کوئی کلمہ خیر مُنہ سے نکالتا ہو ۔۔۔۔"

حضور رضی اللہ عنہ نے لالہ صاحب کے اس بیان کو نقل کرنے کے بعد مسلمانوں کو تلقین فرمائی کہ جب تک وہ مغربی ممالک میں اسلام کے پیغام کو نہیں پہنچائیں گے اور جب تک اہلِ مغرب کے دماغوں سے اسلام کی وہ بھیانک تصویر جو صدیوں سے ان کے ذہنوں میں قائم کی گئی ہے نہ نکالی گئی مسلمان اپنی دنیاوی مصائب و مشکلات سے ہرگز ہرگز رہائی نہیں حاصل کر سکتے۔

حضورؓ فرماتے ہیں کہ:۔

"میرا ارادہ جلد ہی امریکہ میں بھی ایک مشن قائم کرنے کا تھا مگر امریکہ سے اس غیر مذہب والے کی آواز نے مجھے اور بھی جلد اس کام کے کرنے کی طرف توجہ دلائی ہے۔"

لالہ لاجپت رائے صاحب کے اس بیان کو حضور رضی اللہ عنہ کے علاوہ مسلمانوں کے بعض اخبارات نے اپنی قوم کو جھنجوڑا مگر وہ اس خوابِ غفلت سے بیدار نہ ہوئی اور ہوتی بھی کیوں جبکہ اس عظیم الشان کام کی اوّلیت کا سہرا بھی خدا تعالےٰ اس خادمِ اسلام جماعت کے سر باندھنا چاہتا تھا۔ ۱۹۲۰ء میں حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے حضرت ڈاکٹر مفتی محمد صادق صاحب کو جو اس وقت انگلستان میں تبلیغِ اسلام کا فریضہ سرانجام دے رہے تھے بذریعہ تار امریکہ جانے کا حکم دیا۔ حضرت مفتی صاحب نے حضور کا ارشاد پہنچتے ہی امریکہ جانے کی تیاری شروع کر دی اور ۲۴ر جنوری ۱۹۲۰ء کو ساحل امریکہ پہ جا اترے۔ آپ کے امریکہ پہنچنے پر Immigration department کے ارکان نے آپ کو ساحل پر ہی روک لیا۔ اور آپ کو نظربند کر دیا۔ ادھر یہ صورت تھی اور اُدھر امریکہ کے اخبارات میں حضرت مفتی صاحب کی امریکہ میں آمد اور ملک میں داخلے کی ممانعت کا بہت شہرہ ہوا اور بعض مشہور ملکی اخبارات نے آپ کی آمد کے بارہ میں عمدہ تبصرے کئے اور جماعتِ احمدیہ کے حالات بھی شائع کئے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کو جب اس کا علم ہوا تو حضور نے امریکی حکومت کے اس رویہ پر سخت افسوس کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا:۔

"امریکہ جسے بڑا طاقتور ہونے کا دعوےٰ ہے اس وقت تک اسنے مادی سلطنتوں کا مقابلہ کیا ہے اور انہیں شکست دی ہوگی۔ روحانی سلطنت سے اسنے مقابلہ کرکے نہیں دیکھا۔ اب اگر اسنے ہم سے مقابلہ کیا تو اسے معلوم ہو جائے گا کہ ہمیں وہ ہرگز شکست نہیں دے سکتا کیونکہ خدا ہمارے ساتھ ہے۔ ہم امریکہ کے اردگرد کے علاقوں میں تبلیغ کریں گے اور وہاں کے لوگوں کو مسلمان بنا کر امریکہ بھیجیں گے اور ان کو امریکہ نہیں روک سکے گا۔ اور ہم امید رکھتے ہیں کہ امریکہ میں ایک دن لا الٰہ الّا اللہ محمد رسول اللہ کی صدا گونجے گی اور ضرور گونجے گی۔"

(الفضل ۱۵۔ اپریل ۱۹۲۰ء)

بالآخر ۱۹۲۰ء کے آغاز میں امریکی حکومت نے حضرت مفتی صاحب سے پابندی اٹھالی اور آپ نے امریکہ میں داخل ہو کر تبلیغِ اسلام کا کام شروع کر دیا۔ حضرت مفتی صاحب ۳ر دسمبر ۱۹۲۳ء کو واپس قادیان تشریف لے آئے۔ آپ کے واپس آنے کے بعد حضرت مولوی محمد دین صاحب نے عرصہ تک خوش اسلوبی سے اس ملک میں تبلیغِ اسلام کا فریضہ سرانجام دیا۔ آپ کی واپسی پر حضورؓ نے صوفی مطیع الرحمان صاحب بنگالی اور مکرم یوسف خان صاحب جیلی کو امریکہ روانہ فرمایا۔

ان مبلغین نے اور بالخصوص حضرت صوفی مطیع الرحمان صاحب مرحوم نے حضور رضی اللہ عنہ کی ہدایات کی روشنی میں ایک لمبا عرصہ تک انتہائی محنت اور خلوص سے تبلیغِ اسلام کا فریضہ سرانجام دیا اور ان کی کوششوں سے امریکہ کے متعدد مقامات پر فعال جماعتیں قائم ہوئیں اور امریکہ کے یہ احمدی اخلاص میں کسی طرح پیچھے نہیں ہیں۔ جب حضور رضی اللہ عنہ نے تحریکِ جدید کا آغاز فرمایا تو امریکہ کے مخلصین نے بھی اپنی اقتصادی مشکلات کے باوجود اس وقت بے مثال قربانی کا مظاہرہ کیا اور تین ہزار روپے کی خطیر رقم اپنے امام کے حضور پیش کر دی۔

۱۹۳۶ء میں حضرت صوفی صاحب کے ذریعہ ایک مسجد قائم ہوئی۔ اسکے افتتاح کے موقعہ کی کارروائی کو مختلف اخبارات نے نقل کیا۔ ایک اخبار Stanley نامی نے افتتاح کے موقعہ پر کارروائی کا خلاصہ دے کر لکھا کہ

"ہمارے ملک کی نجات صدر روز ویلٹ کی نئی تحریک سے نہیں ہوگی بلکہ اسلام کی تحریک سے ہوگی جو یہ شخص پیش کر رہا ہے۔" (الفضل جنوری ۱۹۳۶ء)

جماعتِ احمدیہ کے مبلغین کی تبلیغی کوششوں کے نتیجہ میں عیسائیوں کو اس طرف توجہ ہوئی اور انہوں نے ایک امریکن پادری ایچ کریمر کو ہندوستان کے دورہ کے لئے بھجوایا اور اس دورہ کی غرض یہ تھی کہ اس وقت ہندوستان میں اسلام کی حالت کا جائزہ لیا جائے۔ پادری صاحب موصوف نے ہندوستان کے مختلف حصوں کا طویل دورہ کیا اور اس دوران میں وہ قادیان بھی آئے اور واپس جاکر انہوں نے اپنے دورہ کی رپورٹ لکھی وہ امریکہ کے دشمنِ اسلام رسالہ مسلم ورلڈ میں شائع ہوئی۔ اس رپورٹ میں پادری صاحب نے جماعتِ احمدیہ کے متعلق ان خیالات کا اظہار کیا:۔

"یہ جماعت نئی زمانہ مسلمانوں کی نہایت عجیب جماعت ہے اور مسلمانوں میں صرف یہی ایک جماعت ہے جس کا واحد مقصد تبلیغِ اسلام ہے۔ ان لوگوں میں قربانی کی رُوح اور تبلیغِ اسلام کا جوش اور اسلام کے لئے سچی محبت کو دیکھ کر دل بے تحاشا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

صدا آفریں نکلتی ہے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے (حضرت) مرزا غلام احمد (علیہ السلام) ایک زبردست شخصیت کے آدمی تھے۔ مَیں جب قادیان گیا تو مَیں نے دیکھا کہ وہاں لوگ اسلام کے لئے جوش اور اسلام کی آئندہ کامیابی کی امید ول سے سرشار ہیں۔"

(رسالہ مسلم ورلڈ بحوالہ الفضل ۱۳ جولائی ۳۵ء)

(باقی)

امتحان کارکنان صدر انجمن احمدیہ ۵ مارچ کو ہوگا

کارکنان صدر انجمن احمدیہ کا امتحان ۵ مارچ ۶۷ء بروز اتوار بوقت ۹ بجے صبح مسجد مبارک میں ہوگا۔ متعلقہ کارکنان مطلع رہیں۔ نصاب حسب ذیل ہے:-

۱۔ قرآن کریم:- سورۃ النساء کا ترجمہ اور مختصر تفسیر } ۷۵ نمبر
۲۔ علم کلام:- رسالہ "اسلام اور جہاد" }
۳۔ انٹرویو عام دینی معلومات ۲۵ نمبر

(ناظر اصلاح وارشاد)

خریدہ ایم

دل دادہ ایم و دیدۂ گریاں خریدہ ایم
چیزے خریدہ ایم و چہ ارزاں خریدہ ایم

دستِ نیاز و جامِ خلوص و سبوئے وصال
بنگر ز شہرِ عشق چہ ساماں خریدہ ایم

از محرمانِ معدنِ قرآں شنیدہ باد
چہ لعل ہا ز عترتِ سلماں رضؓ خریدہ ایم

از دستِ خویش خنجرِ آہن گذاشتہ
تیرِ دعا بہ ترکشِ ایماں خریدہ ایم

جامِ بقا کہ گنبدِ گرداں بکس نہ داد
از خمستانِ عیسیٰؑ دوراں خریدہ ایم

بارہروانِ وادیِ ایمن خبر دہید
صد جلوہ ہا ز رہبرِ فاراں خریدہ ایم

تا بزمِ کائنات را تابندہ تر کنیم
از عرشِ نورِ عارضِ جاناں خریدہ ایم

خواہی اگر مبشرِ ماضی حیاتِ نَو
اینجا بیا کہ چشمۂ حیواں خریدہ ایم

مبشر احمد راجیکی

عرضِ حال

(حضرت ڈاکٹر حشمت اللہ خانصاحب ربوہ)

ہمارے پیارے اخبار الفضل (جس کا اس کے اجراء کے وقت سے مَیں خریدار ہوں کیونکہ یہ محمودؓ کا جس کا مَیں فدائی ایاز ہوں لگایا ہوا پودا ہے میرا نمبر خریداری ۸ تھا۔ حالانکہ مَیں اُن دنوں قادیان سے قریباً ایک سَو میل دُور پٹیالہ میں رہتا تھا) مؤرخہ ۱۲ فروری میں عملہ کی طرف سے میرے متعلق جو نوٹ شائع ہوا ہے اُس میں اس بات کا بھی اظہار کیا گیا ہے کہ مَیں دعا کرنے والوں کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ لیکن میری طبیعت نے صرف اس قدر اظہار پر تسلی نہیں پکڑی کیونکہ احباب جماعت خصوصاً وہ جو مجھ سے خاص محبت رکھتے ہیں مجھے بہت ہی پیارے ہیں۔ پس ان کی محبت مجھ سے جان کو گھلا دینے والی دعا کا تقاضا کرتی ہے۔ اور محب احباب واقعی اسی قسم کی دعائیں میرے لئے بھی کرتے ہیں۔ مَیں محسوس کرتا ہوں کہ اُن کی دعائیں میرے اندر ایک اَور جان ڈال رہی ہیں۔ پس یہ حالت مجھ پر واجب کرتی ہے کہ مَیں بھی اِن پیاروں کے لئے دردِ دل سے دعائیں کروں۔ چنانچہ مَیں کرتا ہوں۔ پس محض شکریہ کے الفاظ کافی نہیں ہیں۔

مَیں بارہ سالہ عمر سے (۱۸۹۹ء سے) احباب جماعت کا عاشق صادق ہوں کہ مَیں نے اپنے پیارے مسیح موعود (علیہ السلام) کا روئے مبارک دیکھا ہے۔ لہٰذا میری سرشت میں یہ بات داخل ہو گئی ہے کہ مَیں اپنے پیاروں کے لئے جان کو گھلا دینے والی دعائیں کروں۔

لہٰذا مَیں محب احباب کا محض شکریہ ادا نہیں کرتا بلکہ مَیں اِن کے لئے جاں نثار کرنے کا جذبہ اپنے اندر رکھتا ہوں۔ میرا یہ کلام مبالغہ نہیں ہے بلکہ حقیقت کا اظہار ہے۔ دعا کرنے والے تو اَن گنت ہیں لیکن اس وقت مَیں تین ہستیوں کا ذکر خاص طور پر کر دینا ضروری سمجھتا ہوں۔

(اوّل) اہلیہ صاحبہ حضرت مولوی غلام نبی صاحب مصری رضی اللہ عنہ یہ بزرگ خاتون میرے لئے دن رات دعائیں کرتی ہیں۔

(دوم) میرا بیٹا محمد احمد اور اُن کی اہلیہ جو علاوہ دعاؤں کے انتھک خدمت کرتے ہیں۔

(سوم) عزیزی ڈاکٹر عبد الرحمٰن صاحب صدیقی میر پور خاص جو جاں نثار خادمِ احمدیت ہیں۔ انہوں نے میری بے لوث طبی خدمت انجام دی ہے۔

اللہ تعالیٰ ان پر اور باقی سب احباب پر اپنے فضلوں کی بارش برسائے۔ آمین۔

خاکسار: حشمت اللہ

نوٹ:- حضرت ڈاکٹر صاحب کو اَب بھی کچھ حرارت ہو جاتی ہے احباب اُن کی صحتِ کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔

پیشگوئی "مصلح موعود" کی یاد میں جلسے

۱۹ فروری بروز اتوار جلسے کئے جاویں

جماعت ہائے احمدیہ حضرت المصلح الموعود کی پیشگوئی کی یاد تازہ رکھنے کے لئے ۲۰ فروری کو جلسے کیا کرتی ہیں۔ امسال ۲۰ فروری کو پیر کا دن ہے اور احبابِ جماعت کو اتوار کے دن جلسے کرنے میں سہولت ہوگی اس لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ ۱۹ فروری بروز اتوار حضرت مصلح موعود کی پیشگوئی کی یاد میں جلسے کئے جاویں۔ امراء اور صدر صاحبان نوٹ فرمالیں اور تیاری شروع کر دیں اور اس اہم پیشگوئی کے شایانِ شان جلسے کئے جاویں اور نظارت ہذا کو رپورٹ بھجوائی جائے۔

(ناظر اصلاح وارشاد)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

احمدی خواتین کے جلسہ سالانہ کی مختصر روداد

حسب سابق امسال بھی جلسہ سالانہ برائے خواتین اپنی مخصوص روایات کے ساتھ ۲۶ جنوری ۱۹۶۷ء کو ساڑھے نو بجے شروع ہو کر مورخہ ۲۸ جنوری کو شام پانچ بجے اختتام پذیر ہوا۔ اس سال مردانہ جلسہ گاہ سے بعض تقاریر براہ راست ریلے ہونے کی وجہ سے پروگرام خاصا دلچسپ رہا اور مستورات کو خطبہ جمعہ کے علاوہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی جاندار پُر معارف اور روح پرور تقاریر سننے کی سعادت حاصل ہوئی۔

۲۶ جنوری اجلاس اوّل

مورخہ ۲۶ جنوری کو جلسہ سالانہ کا افتتاح مردانہ جلسگاہ سے صبح ۹½ بجے تلاوت قرآن مجید کے ساتھ ہوا۔ نظم کے بعد سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی افتتاحی تقریر ہوئی جس کے بعد حضور پُر نور نے اجتماعی دعا کرائی۔ دعا کے بعد محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب ناظم وقف جدید کی تقریر بعنوان "حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی قوت قدسیہ" شروع ہوئی جو کہ کم و بیش ایک گھنٹہ تک جاری رہی۔ بعد ازاں مستورات کا اپنا پروگرام شروع ہوا۔

محترمہ طاہرہ ورک صاحبہ سرگودھا نے قرآن مجید کی تلاوت کی۔

حضرت سیدہ ام متین صاحبہ مدظلہا العالی کا خطاب

نظم کے بعد حضرت سیدہ ام متین صاحبہ مدظلہا العالی صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ نے خواتین سے خطاب فرمایا آپ کی تقریر کا موضوع تھا "رسومات کے متعلق قرآنی تعلیم" آپ نے فرمایا۔ شریعت اسلامیہ کی بنیاد صرف تین چیزوں پر ہے۔ قرآن مجید، سنت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم اور احادیث رسول اللہ وہ تمام امور جن کا جواز ان تینوں ماخذوں میں نہیں ملتا رسوم اور بدعات میں شمار ہوتے ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر اس کام سے گریز کرنے کی تلقین کی ہے جس کا مقصد رضوان الٰہی کی بجائے ظاہری نمائش اور ریا ہو صحابہ کرامؓ اور صحابیاتؓ آنحضرت صلعم نے آپ کی اس آواز پر بشاشت قلبی سے لبیک کہا۔ لیکن امتداد زمانہ کے ساتھ ساتھ لوگ ان تعلیمات کو فراموش کر کے اپنے آپ کو رسومات کی زنجیروں میں جکڑتے چلے گئے۔ حتیٰ کہ اس زمانے میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے مبعوث ہو کر ان تمام پھندوں سے دوبارہ ہمیں آزاد کرایا۔ چنانچہ حضرت اقدس کی تعلیمات اور عملی نمونہ کے نتیجہ میں جماعت ہمیشہ ہی خدا کے فضل سے بدعات کو نفرت کی نگاہ سے دیکھتی رہی ہے مگر گذشتہ سال مختلف لجنات کے دورے کرنے سے میں نے یہ محسوس کیا ہے کہ جماعت کے ایک طبقہ میں رسومات کی ابتدا پھر سے ہو رہی ہے اور بدعتوں کے خفیف سے سائے پھر ان کے سروں پر منڈلا رہے ہیں۔ اور اس کا شکار زیادہ تر طبقہ نسواں میں ہوا ہے۔ حالانکہ جماعت کا ہر فرد جب سلسلہ میں داخل ہوتا ہے تو اس امر کا اقرار کرتا ہے کہ

"اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا قرآن شریف کی حکومت بکلی اپنے سر پر قبول کرے گا۔ اور قال اللہ و قال الرسول کو اپنے ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دے گا۔"

آپ نے فرمایا کہ رسومات عموماً شادی بیاہ۔ ولادت اور وفات کے مواقع پر ظاہر ہوتی ہیں۔ مذہب کے نام پر بھی لوگوں نے بہت سی بدعات کو اپنایا ہوا ہے۔ مثلاً تعویذ گنڈا۔ قبروں پر چڑھاوے چڑھانا۔ نماز کو جلد جلد ادا کر کے بعد میں لمبی لمبی دعائیں مانگنا وغیرہ۔ ان سب امور کو مذہب سے دور کا بھی واسطہ نہیں ہے۔ پھر نکاح۔ شادی اور منگنی کے مواقع پر بھی اسراف سے کام لیا جاتا ہے۔

بعض رسومات کا تعلق وفات سے ہوتا ہے مثلاً قُل، دسویں اور چالیسواں وغیرہ۔ اگرچہ یہ امر خوش کن ہے کہ جماعت میں اس قسم کی کوئی رسم نہیں منائی جاتی تاہم بعض خواتین غیر از جماعت لوگوں کے ہاں تعزیت کے لئے جا کر ان رسومات میں کسی حد تک شریک ہو جاتی ہیں۔ ان کو اپنے اس اقدام سے بھی باز رہنا چاہیئے۔ حالانکہ کسی بُرے کام کا بجالانا یا اس میں شریک ہونا ایک ہی بات ہے۔ اسی طرح لوگ بچے کی پیدائش کے موقع پر بھی غلط قسم کی تقریبات منعقد کرتے ہیں۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے تو فرمایا تھا کہ بچے کے پیدا ہوتے ہی اسکے کان میں اذان دو۔ اگر توفیق ملے تو بکرا ذبح کرو۔ پھر اسکے بال کٹواؤ۔ لیکن کئی گھرانوں میں ختنے کی تقریب کا خاص اہتمام کیا جاتا ہے جو صریحاً بدعت ہے۔

ان تمام رسومات کے بارے میں وضاحت کے ساتھ قرآنی احکام سنانے کے بعد آپ نے تقریر کے آخری حصے میں فرمایا کہ ہمیں متحد ہو کر ان تمام رسومات کا قلع قمع کرنا ہے۔ پس آیئے اور متحد ہو کر تصنع کے لبادے دُور پھینک دیں۔

حضرت سیدہ موصوفہ کی تقریر کم و بیش سوا گھنٹے تک جاری رہی۔ اسکے ساتھ بارہ بجکر پچیس منٹ پر اجلاس اوّل بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔

اجلاس دوم

نماز ظہر و عصر کی ادائیگی کے بعد دوسرے اجلاس کا آغاز ٹھیک دو بجے مردانہ جلسہ گاہ سے ہوا۔ تلاوت قرآن مجید اور نظم کے بعد محترم مولانا ابو العطاء صاحب فاضل سابق مبلغ بلاد عربیہ کی تقریر ہوئی۔ موضوع تھا "تعلق باللہ اور اسکے حصول کے ذرائع" محترم مولانا صاحب موصوف کی تقریر کے بعد مستورات کا اپنا پروگرام زیر صدارت حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی شروع ہوا۔ محترمہ استانی میمونہ صوفیہ صاحبہ نے تلاوت کی اسکے بعد خاکسارہ ولایت المالک نے بعنوان "آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم بحیثیت انسان کامل" تقریر کی۔ قریباً ۴ بجے محترم جناب چوہدری ظفر اللہ خاں صاحب جج عالمی عدالت زنانہ جلسہ گاہ میں مستورات سے خطاب کرنے کے لئے تشریف لائے۔

محترم چوہدری ظفر اللہ خاں صاحب کا خطاب

محترم چوہدری صاحب نے فرمایا کہ سب سے پہلے تو میں اپنی تمام بہنوں کو مبارکباد پیش کرتا ہوں کہ انہوں نے ہمیشہ ہی سلسلہ کی ہر تحریک پر لبیک کہا اور قرون اولیٰ کی مسلم خواتین کی یاد کو تازہ کیا۔ آپ نے بیرونی ممالک میں مساجد کی تعمیر کے سلسلہ میں بھی عظیم الشان مالی قربانیوں کے مظاہرے کئے ہیں اور للّٰہیت اور وفدائیت کے جذبات سے معمور ہو کر اپنے مالوں کو خدا تعالیٰ کی راہ میں قربان کیا ہے لیکن مجھے آپ کی خدمت میں یہ درخواست کرنی ہے کہ مالی میدان کے علاوہ تربیتی میدان میں بھی ہمیں آپ کے تعاون کی ضرورت ہے آپ کوشش کریں کہ یہ خدا تعالیٰ کے گھر جو آپ نے تعمیر کرائے ہیں کبھی ویران نہ ہوں بلکہ ہمیشہ ہی آپ کے بھائیوں۔ بیٹوں شوہروں اور بالوں سے آباد نظر آئیں تربیت اولاد کی اہمیت کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے فرمایا کہ اگر ہماری مستورات اپنے چھوٹے بچوں کی تربیت اس رنگ میں کریں کہ ان کے رگ و ریشہ میں دین کی محبت رچ جائے تو وہ آئندہ اسلام کے جانباز سپاہی بن سکیں گے۔ پردہ کی اہمیت واضح کرتے ہوئے آپ نے فرمایا کہ یہ اسلام کا صریح حکم ہے جس کا ذکر قرآن مجید میں سورۃ نور اور سورۃ احزاب میں صاف صاف لفظوں میں کیا گیا ہے۔ لہٰذا احمدی مستورات کو اس اہم اسلامی حکم پر ہمیشہ عمل پیرا رہنا چاہیئے خواہ اس کے لئے کتنی ہی قربانیاں کیوں نہ دینی پڑیں۔ اگر پردے کی حدود میں رہ کر دنیوی تعلیم کو جاری نہیں رکھ سکتیں تو بہتر یہی ہے کہ ایسی تعلیم ترک کر دیں امہات المومنینؓ نے ایم۔اے یا ایم بی بی ایس کی ڈگریاں نہیں حاصل کیں تھیں مگر ان کو خدا تعالیٰ نے اپنی جناب سے ایسا علم اور ایسی فراست عطا کی کہ کوئی عورت شان کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔

دور حاضرہ میں طالبات کی بے راہ روی اور فیشن پرستی کا ذکر کرتے ہوئے محترم چوہدری صاحب موصوف نے فرمایا کہ احمدی خواتین کو خدا تعالیٰ کا شکر ادا کرنا چاہیئے کہ اس نے ان کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جماعت میں داخل ہونے کی سعادت عطا کی ہے۔ پس چاہیئے کہ آپ سادگی کو اپنا شعار بنائیں اور انہیں اصول کو اختیار کریں جو آج سے ۱۴۰۰ سال قبل مسلم خواتین نے اختیار کی تھیں۔

محترم چوہدری صاحب کی یہ تقریر ٹھیک پونے پانچ بجے تک جاری رہی۔ اس تقریر کے اختتام کے ساتھ ہی جلسہ سالانہ کے پہلے دن کی کارروائی اختتام پذیر ہوئی۔ (باقی)

زکوٰۃ کی ادائیگی مال کو بڑھاتی اور تزکیۂ نفس کرتی ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دعائیہ فہرست بابت جماعت احمدیہ لاہور

مرسلہ مکرم میاں محمد یحییٰ صاحب سکرٹری تحریک جدید لاہور

نمبر	نام	رقم
۱	ڈاکٹر قاضی محمد منیر صاحب (حلقہ سول لائن)	۱۰۰۰ — ۰۰
۲	چوہدری نور احمد خان صاحب مع لواحقین	۸۶ — ۰۰
۳	چوہدری محمود احمد صاحب چیمہ	۷۰ — ۰۰
۴	چوہدری عبد الحفیظ صاحب	۱۲ — ۰۰
۵	چوہدری محمد حسین صاحب	۲۸ — ۵۰
۶	ڈاکٹر نصرت اللہ صاحب	۸۰ — ۰۰
۷	سید بہادل شاہ صاحب مع بچگان	۲۲ — ۰۰
۸	قریشی محمود احمد صاحب معتبر ایم۔اے معہ اہل وعیال	۴۲ — ۵۰
۹	ملک مظفر احمد صاحب	۱۰ — ۰۰
۱۰	خواجہ عبد الحمید صاحب ڈار	۱۰ — ۰۰
۱۱	چوہدری عبد اللطیف صاحب معہ بیگم صاحبہ	۲۲ — ۰۰
۱۲	مولوی نذیر احمد صاحب ورک	۱۴ — ۳۱
۱۳	بابو انشاء اللہ خان صاحب معہ بیگم صاحبہ	۱۷۰ — ۰۰
۱۴	ماشاء اللہ خان صاحب	۹۱ — ۰۰
۱۵	منصور کرشن صاحب	۲۵ — ۰۰
۱۶	شیخ عباد الرحمان صاحب معہ لواحقین	۸۳ — ۸۱
۱۷	بشارت الرحمان صاحب ؎	۱۸ — ۵۰
۱۸	ہمشیرگان شیخ شان محمد صاحب	۱۰ — ۰۰
۱۹	والدہ صاحبہ ڈاکٹر اختر محمود صاحب	۲۶ — ۰۰
۲۰	چوہدری غلام احمد صاحب معہ لواحقین	۳۱ — ۰۰
۲۱	رحمت بی بی صاحبہ والدہ فیض محمد صادق صاحب	۱۲ — ۵۰
۲۲	چوہدری غلام مجتبیٰ صاحب ایڈووکیٹ مع بیگم صاحبہ	۱۲۲ — ۷۵
۲۳	اصغری بیگم صاحبہ اہلیہ ملک عبد المالک خان صاحب	۵۰ — ۰۰
۲۴	امۃ الحمید صاحبہ اہلیہ ملک محمود احمد صاحب	۶۵ — ۰۰
۲۵	عبد السلام صاحب ملکانہ	۱۱ — ۵۰
۲۶	ڈاکٹر مسعود احمد صاحب	۱۱۰ — ۰۰
۲۷	ملک نصر اللہ خان صاحب حلقہ نیلا گنبد	۱۰ — ۵۰
۲۸	اہلیہ و دختران عبد الماجد صاحب	۳۴ — ۳۷
۲۹	اہلیہ صاحبہ محمد احمد صاحب	۱۴ — ۷۵
۳۰	میاں محمد موسےٰ صاحب مرحوم رضی	۳۱ — ۵۰
۳۱	والدہ محترمہ رضی میاں محمد یحییٰ صاحب	۳۰ — ۵۰
۳۲	میاں محمد یحییٰ صاحب مع اہل وعیال	۱۵۶ — ۷۵
۳۳	رفیق احمد صاحب اسسٹنٹ ریجنز	۱۳۰ — ۰۰
۳۴	حکیم الرحمان صاحب	۱۲ — ۰۰
۳۵	اہلیہ محمد حسین صاحب	۱۰ — ۰۰

(باقی)

(وکیل المال تحریک جدید)

پتہ مطلوب ہے

مکرم بشیر احمد صاحب دو سال قبل ملتان کی بستی منظور آباد بیرون دہلی گیٹ میں کھڈی کا کام کرتے تھے اس کے بعد وہ حافظ آباد چلے گئے تھے اب وہاں سے وہ کہیں اور منتقل ہو گئے ہیں۔ وہ جہاں کہیں بھی ہوں مجھے فوراً اپنے پتے سے اطلاع دیں اور مجھے ملنے کی کوشش کریں۔ ان سے بہت ضروری کام ہے

خاکسار حاجی فتح محمد انصاری

معرفت حضرت حافظ مختار احمد صاحب شاہجہانپوری ربوہ

نظارت تعلیم کے اعلانات

مستقل کمیشن ٹیکنیکل (سگنل) برانچ پی۔اے۔ایف } تعلیمی قابلیت: انجینئرنگ ڈگری (الیکٹریکل مکینیکل۔ الیکٹرونکس) یا ایم اے ریاضی (بشرطیکہ بی۔ایس سی) یا ایم ایس سی فزکس یا ایم ایس سی ٹیکنیکل یا بی۔ایس سی ریاضی و فزکس سیکنڈ ڈویژن۔

عمر۔ ۶۷-۳-۱۵ کو ۱۷ تا ۲۰ سال۔

مقام و تاریخ انٹرویو۔ ہر منگل کو ہر ایئر مین اور سلیکشن سنٹر پر۔ کوہاٹ اور ڈسالہ میں ایئر سروسز سلیکشن بورڈ انٹرویو لے گا۔ جن کی یہ بورڈ سفارش کرے گا۔ ان کا ڈاکٹری معائنہ ہو گا۔ آخری فیصلہ ایئر ہیڈ کوارٹر کرے گا۔ انٹرویو کی آخری تاریخ ۶۷-۳-۱۰۔ مزید ہدایات کے لئے کسی سلیکشن سنٹر میں حاضر ہوں (پ۔ٹ ۶۷-۲-۹)

اسسٹنٹ سب انسپکٹر پولیس:۔ صرف ملتان رینج کے امیدواران درخواست بنام ڈپٹی انسپکٹر جنرل پولیس معرفت سپرنٹنڈنٹ پولیس ضلع ۶۷-۳-۱ تک دے سکتے ہیں۔ تحریری امتحان مقابلہ اور انٹرویو ہو گا۔ درخواست میں اپنا مفصل پتہ درج کریں۔ عمر ۱۸ تا ۲۵ سال۔ قابلیت: ایف۔اے۔ ایف۔ایس سی یا کوئی اسکے برابر کا سرٹیفکیٹ۔ (پ۔ٹ ۶۷-۲-۱۰)

اپرنٹس ٹریننگ (فٹر۔ ٹرنر۔ مولڈر) کورس تین سالہ۔ قابلیت کم از کم پرائمری پاس وظیفہ ۵۰/- تا ۱۰۰/-۔ درخواست اپنے ہاتھ سے لکھکر ۶۷-۲-۲۰ تک محمود انجینئرنگ کارپوریشن ریلوے روڈ لاہور کے پتہ پر ارسال کریں۔ (پ۔ٹ ۶۷-۲-۱۰)

پاکستان ایئر فورس:۔ سلیکشن افسر صاحب ایئر فورس لاہور امیدواران کا انٹرویو مندرجہ ذیل مقامات پر اور تاریخ پر ۹ بجے صبح لیں گے۔ اسکے علاوہ ایبٹ روڈ کے دفتر میں انٹرویو روزانہ صبح ۸ بجے ہوتا ہے۔

ریسٹ ہاؤس جھنگ ۶۷-۲-۱۶۔ ریسٹ ہوس سمندری ۶۷-۲-۱۸ ملتان آرمی ریکروٹنگ دفتر ۶۷-۲-۲۳ کینال ریسٹ ہاؤس ڈیرہ غازیخاں ۶۷-۲-۲۵ شیخوپورہ پی۔ ڈبلیو۔ ڈی ریسٹ ہوس ۶۷-۳-۲ کھاریاں تحصیل کونسل ۶۷-۳-۴

قابلیت برائے جی۔ ڈی۔ پائلٹ۔ انٹرمیڈیٹ۔ یا سینئر کیمبرج۔ عمر ۶۷-۲-۱ کو ۱۶ تا ۲۲ سال ۶۷-۳-۱۵ کو۔ برائے سگنل برانچ۔ انجینئرنگ کی ڈگری (الیکٹریکل۔ مکینیکل۔ الیکٹرونکس) یا ایم اے ریاضی۔ یا ایم ایس سی فزکس یا ٹیکنیکل یا بی۔ ایس سی فزکس و ریاضی سیکنڈ ڈویژن عمر ۶۷-۲-۱ ۱۷ تا ۲۰ سال ۶۷-۳-۱۵ کو۔ (پ۔ٹ ۶۷-۲-۱۱)

(ناظر تعلیم)

درخواست ہائے دعا

۱۔ امسال سیکنڈ ایئر کے طلباء کا سالانہ امتحان مورخہ ۲۹ راپریل سے شروع ہو رہا ہے کالج ہذا کی طرف سے امتحان میں شامل ہونے والے طلباء کے لئے احباب جماعت خاص طور سے دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے طلباء کو کامیابی عطا فرماوے اور کالج کا نتیجہ خوشکن ہو۔ آمین۔ (پرنسپل کالج گھٹیالیاں)

۲۔ میری اہلیہ صاحبہ بیمار ہیں۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے۔

(محمد شفیع لاہور چھاؤنی)

۳۔ میرے لڑکے عزیز ابرار احمد جاوید کا امتحان ہو رہا ہے بزرگان سلسلہ کامیابی کے لئے دعا فرماویں۔ (گلزار احمد لاچوہتہ بازار کلاں چنیوٹ)

۴۔ خاکسار کے بھائی عنایت اللہ صاحب کارکن دفتر بیت المال صدر انجمن احمدیہ ربوہ کافی دنوں سے بہت سخت بیمار ہے۔ بخار۔ قے۔ پیٹ میں شدید درد۔ جوڑوں میں درد بدن پر چھپاکی۔ کئی دنوں سے چل رہی ہے۔ کمزوری بہت ہو چکی ہے تمام بزرگان سلسلہ خاندان حضرت مسیح الموعود و جملہ احباب کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے کہ مولا کریم اپنے فضل سے عاجز کے بھائی کو کامل صحت عطا فرماوے اور ہر قسم کی مشکلات سے نجات بخشے۔

خاکسار حبیب اللہ خادم

زعیم مجلس خدام الاحمدیہ دار البرکات — ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

گمشدہ اٹیچی کیس

جلسہ سالانہ سے واپسی پر مورخہ ۲۹/۱/۶۷ کو ۱۲ بجے والی ٹرین پر خوشاب آتے ہوئے خاکسار کا ایک اٹیچی کیس گم ہو گیا ہے جس میں تقریباً تین چار سو روپے کی مالیت کے زیور کپڑے اور نقدی وغیرہ تھی۔

جس دوست کو ملے مندرجہ ذیل پتہ پر اطلاع دیکر ممنون فرمائیں۔ رانا حمید اللہ احمدی محلہ امیر انوالہ کوچہ احمدیہ خوشاب

قرآن مجید

اردو ترجمہ کے ساتھ انگریزی ترجمہ کے ساتھ گجراتی ترجمہ کے ساتھ سندھی ترجمہ کے ساتھ اور فارسی ترجمہ کے ساتھ

سنہری بلا ترجمہ

سینکڑوں سائز اور سینکڑوں ڈیزائن

ہدیہ دو روپیہ سے کر پانچ سو روپیہ تک مکمل تفصیلات معلوم کرنے کے لئے کتاب خیر و برکت مفت طلب فرمائیے

تاج کمپنی لمیٹڈ پوسٹ بکس ۵۳۰ کراچی

فہرست گمشدہ سامان بر موقع جلسہ سالانہ۔

جلسہ سالانہ کے ایام میں جو گمشدہ سامان ملا ہے اس کی تفصیل درج ذیل ہے۔ جن احباب کا ہو وہ نشانی بتلا کر دفتر ھذا سے اپنا سامان واپس لے لیں ورنہ ایک ماہ کے انتظار کے بعد یہ سامان مستحقین میں تقسیم کر دیا جائے گا۔

نمبر	سامان	تعداد
۱۔	رومال	۱۳ عدد
۲۔	چادر پرانی سوتی	۴ عدد
۳۔	دوپٹہ	ایک عدد
۴۔	ٹوپیاں	۴ عدد
۵۔	تولیے	۶ عدد
۶۔	مفلر	۷ عدد
۷۔	جرابیں	۲ جوڑے
۸۔	پراندے	۲ عدد
۹۔	گرم کپڑے بچگانہ	۳ عدد
۱۰۔	پاجامہ بچگانہ	۲ عدد
۱۱۔	تھیلے	۲ عدد
۱۲۔	خالی بٹوہ	ایک عدد
۱۳۔	پرس	ایک عدد
۱۴۔	پین پرانے	۲ عدد
۱۵۔	عینک سیاہ ٹھنڈی	ایک عدد
۱۶۔	ڈھکن قلفی	ایک عدد
۱۷۔	دانتوں کا برش	ایک عدد
۱۸۔	چابیاں	۳ عدد
۱۹۔	سلائی (سر کھچ)	ایک عدد
۲۰۔	جوتے مردانہ و زنانہ	۳ عدد
۲۱۔	بچگانہ بوٹ و ہوائی چپل	۵ عدد
۲۲۔	ہوائی چپل بے جوڑے	۱۳ عدد
۲۳۔	چاقو	ایک عدد
۲۴۔	بٹوا	ایک عدد
۲۵۔	دوائی	ایک شیشی
۲۶۔	زیور طلائی	دو رتی۔

سید داؤد احمد افسر جلسہ سالانہ

بزم اردو تعلیم الاسلام کالج کا خصوصی اجلاس

محترم ڈاکٹر وزیر آغا اور دیگر نامور ادیبوں کے مقالے

ربوہ ـــــ بزم اردو تعلیم الاسلام کالج کے زیر اہتمام ۱۲ فروری ۱۹۶۷ء کو ۳ بجے سہ پہر کیمسٹری تھیٹر میں ایک خصوصی اجلاس کا انعقاد عمل میں آیا۔ سید انور احمد باہری نے اجلاس کی صدارت کی۔ سلطان محمود صاحب کی تلاوت سے اجلاس کی کارروائی کا آغاز ہوا۔ تلاوت کردہ آیات کا ترجمہ طاہر عارف نے پڑھ کر سنایا معتمد بزم اردو نے اجلاس گذشتہ کی روداد پیش کی۔ اس اجلاس میں محترم ڈاکٹر وزیر آغا نے مہمان خصوصی کی حیثیت سے شرکت کی۔ صدر صاحب نے جملہ مہمانوں کے تعارف کے بعد غلام حسین اہر کو مقالہ پڑھنے کی دعوت دی۔ آپ نے تلوک چند محروم کی شاعری کے عنوان پر مقالہ پڑھا۔ آپ کے مقالے کے بعد انور سدید صاحب نے اردو ادب کی چند فکری تحریکیں کے موضوع پر اپنا مقالہ پڑھا۔ اس کے بعد مہمان خصوصی جناب وزیر آغا صاحب نے آزاد کا اسلوب فکر کے عنوان سے ایک مقالہ ارشاد فرمایا مقالے کے بعد صاحب صدر کی دعوت پر کالج کی ایک قدیم طالب علم جناب رشید قیصرانی نے ایک نظم پیش کی جو انہوں نے جنگ ستمبر کے بعد قومی فضائیہ کے بارے میں کہی تھی۔ اس نظم کے بعد بزم کے صدر جناب سید انور احمد باہری نے مہمانان کا شکریہ ادا کیا اور اس کے ساتھ ہی مجلس کے برخاست ہونے کا اعلان فرمایا۔

(نامہ نگار)

اعلانات نکاح

۱۔ عزیزم برادرم نذیر احمد ابن چوہدری غلام حسن صاحب مرحوم آف تہال کا نکاح ہمراہ عزیزہ رشیدہ ثریا بنت مکرم حکیم محبوب الرحمٰن صاحب مرحوم سے بعوض مبلغ ایک ہزار روپے حق مہر مورخہ ۳ فروری ۱۹۶۷ء بعد نماز عصر مسجد لطیف دارالصدر غربی میں مکرم مولوی محمد حسین صاحب مولوی فاضل (عربی ٹیچر گورنمنٹ ہائی سکول چنیوٹ) نے پڑھا۔ اور رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے دعا کرائی۔

احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اس تعلق کو جانبین کے لئے بابرکت کرے اور مثمر ثمرات حسنہ بنائے۔

(لطیف احمد عارف۔ پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ تہال)

۲۔ عزیزم ذوالفقار احمد بھتیجہ اسسٹنٹ (حال مسقط) کا نکاح ہمراہ عزیزہ مسرت اسلام بنت میر فضل الدین صاحب دارالرحمت شرقی ربوہ سے اڑھائی ہزار روپیہ حق مہر پر حضرت مولوی ابوالعطاء صاحب نے ۲۴ اکتوبر ۱۹۶۶ء کو پڑھا۔

قارئین کرام سے اس کی کامیابی اور خیر و برکت کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(خاکسار عائشہ بیگم حافظ عبدالعزیز مرحوم آف سیالکوٹ چھاؤنی)

۳۔ میرے لڑکے عزیزم محمد ارشد ایم اے بزنس کا نکاح ہمراہ ساجدہ ربیعہ ایم اے بنت شیخ عبدالکریم صاحب مرحوم آف گجرات کے ساتھ مورخہ ۳۰/۱/۶۷ کو بعد نماز ظہر مولانا ابوالعطاء صاحب فاضل جالندھری نے پڑھا۔ احباب اس نکاح کے جانبین کیلئے بابرکت ہونے کے لئے دعا فرمائیں

(چوہدری سلطان احمد۔ احمد آباد اسٹیٹ سندھ)

ولادت

(۱) میرے بڑے بھائی چوہدری محمد یعقوب صاحب کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے ایک لڑکی کے بعد فرزند عطا فرمایا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نومولود کا نام "فرید احمد" تجویز فرمایا ہے۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو صحت، دعا نیز صحت اور خادم دین بننے والی زندگی عطا فرمائے۔ آمین۔

(خاکسار ماسٹر محمد صادق، میرپور خاص (سندھ))

(۲) میرے بیٹے عزیز محمد اکرم قاسم کارکن دفتر خزانہ صدر انجمن احمدیہ کو اللہ تعالیٰ نے ۲۳ جنوری ۶۷ء بروز سوموار پہلی بچی عطا فرمائی ہے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت بچی کا نام بشریٰ انجم تجویز فرمایا ہے۔ احباب کی خدمت میں زچہ اور بچی کی صحت اور درازی عمر کے لئے درخواست دعا ہے۔

(عبدالرحمٰن نائب سب پوسٹ ماسٹر ربوہ)

از دفتر چوہدری صفدر علی و چوہدری محمد امین صاحب ایڈووکیٹ لائلپور

فرزنداں بی بی دختر پیر بخش قوم جٹ سکنہ چک ۱۰۹ ر ب تحصیل جڑانوالہ ضلع لائلپور مدعیہ

بنام :- منظور احمد عرف ظہوری ولد شیخ محمد قوم جٹ سکنہ چک ۲۰۳ دھاروال تحصیل و ضلع شیخوپورہ مدعا علیہ حسب ضابطہ۔ دفعہ ۸ فیملی کورٹس ایکٹ ۱۹۶۴ء مدعا علیہ کو مطلع کیا جاتا ہے کہ مدعیہ نے آپ کے خلاف دعویٰ تنسیخ نکاح بعدالت جناب مسٹر فیض اسلم صاحب جج فیملی کورٹ لائلپور دائر کر دیا ہے۔ اور آئندہ تاریخ پیشی ۶/۳/۶۷ مقرر ہوئی ہے۔

لہذا آپ پندرہ یوم کے اندر جواب دعوے ثبوت عدالت میں پیش کریں۔ ورنہ آپ کے خلاف کارروائی حسب ضابطہ عمل میں لائی جائے گی۔

فرزنداں بی بی۔ بذریعہ چوہدری صفدر علی و چوہدری محمد امین صاحب ایڈووکیٹ لائلپور۔

صرف چھ روپے میں ماہنامہ انصار اللہ جیسے بلند پایہ تربیتی رسالہ کے بارہ شمارے حاصل کیجئے (ناظم اشاعت مجلس انصار اللہ ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

صاحبِ استطاعت لوگوں کو حج بیت اللہ سے مشرف ہونے کی ضرور کوشش کرنی چاہیئے

مگر حج میں جب تک تقویٰ اور خشیت اللہ کو مدنظر نہ رکھا جائے کوئی فائدہ نہیں ہو سکتا

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سورۃ الحج کی آیات ۲۸ تا ۳۰ کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"کئی لوگ حج کی خواہش تو رکھتے ہیں مگر وقت پر اسے پورا نہیں کرتے اور اس طرح وہ ایک بہت بڑی نیکی سے محروم رہ جاتے ہیں۔ پس جن لوگوں کو اللہ تعالیٰ نے استطاعت عطا فرمائی ہو وہ حج بیت اللہ سے مشرف ہونے کی کوشش کریں۔ مگر حج میں بھی جب تک تقویٰ اور خشیت اللہ کو مدنظر نہ رکھا جائے کوئی فائدہ نہیں ہو سکتا۔ میں جب حج کرنے کے لئے گیا تو سورت کے علاقہ کے ایک نوجوان تاجر کو میں نے دیکھا کہ جب وہ منیٰ کی طرف جا رہا تھا تو بجائے ذکر الٰہی کرنے کے اردو کے نہایت ہی گندے عشقیہ اشعار پڑھتا جا رہا تھا۔ اتفاق کی بات ہے کہ جب میں واپس آیا تو جس جہاز میں میں سفر کر رہا تھا اسی جہاز میں وہ بھی واپس آ رہا تھا۔ ایک دن میں نے موقع پا کر اس سے پوچھا کہ کیا آپ بتا سکتے ہیں کہ آپ حج کے لئے کیوں آئے تھے میں نے تو دیکھا ہے کہ آپ منیٰ کو جاتے ہوئے بھی ذکر الٰہی نہیں کر رہے تھے۔ اُس نے کہا اصل بات یہ ہے کہ ہمارے ہاں حاجی کی دکان سے لوگ سودا زیادہ خریدا کرتے ہیں جہاں ہماری دکان ہے اس کے بالمقابل ایک شخص کی بھی دکان ہے وہ حج کر کے گیا اور اس نے اپنی دکان پر حاجی کا بورڈ لگا لیا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ ہمارے گاہک بھی ادھر جانے لگ گئے۔ یہ دیکھ کر میرے باپ نے مجھے کہا کہ تو بھی حج کر آ تا کہ واپس آ کر تو بھی حاجی کا بورڈ اپنی دکان پر لگا سکے اب بتاؤ کہ کیا اس کا حج اس کے لئے ثواب کا موجب ہوا ہوگا ثواب کا تو کیا سوال ہے اس کا حج اس کے لئے یقیناً گناہ کا موجب ہوا ہوگا۔ پس انسان کو اپنے تمام کاموں میں یہ امر ملحوظ رکھنا چاہیئے کہ اچھے سے اچھا کام کرنے میں بھی خدا تعالیٰ کی رضا کو مدنظر رکھے ورنہ وہی نیکی اس کے لئے ہلاکت اور عذاب کا باعث بن جائے گی بے شک حج ایک بڑی نیکی ہے لیکن اگر کوئی شخص محض اس لئے حج پر جاتا ہے کہ اس کا اعزاز لوگوں میں بڑھ جائے یا رسم و رواج کے ماتحت جاتا ہے یا اس لئے جاتا ہے کہ لوگ اسے حاجی کہیں تو وہ اپنا پہلا ایمان بھی ضائع کر آئے گا۔" (تفسیر کبیر)

امنگ اور جذبہ کے ساتھ کام کرنے کی ضرورت ہے

جب تک کوئی کام امنگ اور جذبہ کے ساتھ سرانجام نہ دیا جائے نتیجہ خیز ثابت نہیں ہو سکتا۔ آج کل ہفتہ شجرکاری منایا جا رہا ہے لہٰذا اس کی کما حقہٗ کامیابی کا راز بھی اسی میں مضمر ہے کہ اسی روح کے ساتھ اسے منایا جائے اور ہمارے ملک کا ایک ایک فرد اس سلسلہ میں احساس ذمہ داری اور بیدار مغزی کا ثبوت دے تاہم انصار اللہ کے جملہ اراکین سے امید کی جاتی ہے کہ وہ اسی سلسلہ میں ہر امکانی قدم اٹھا کر عند اللہ ماجور ہوں گے۔

(نائب قائد ایثار مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

درخواستِ دعا

میرا چھوٹا بچہ محمد اکرام ناصر دو تین یوم سے بعارضہ بخار و انفلوئنزا بیمار ہے۔ احباب جماعت سے مکمل صحت یابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (محمد نواز مومن لیبن)

زعماء کرام انصار اللہ توجہ فرمائیں

صفت رحمانیت کے تحت اللہ تعالیٰ کی یہ ایک بہت بڑی دین ہے کہ آپ حضرات کو بحیثیت زعیم انصار اللہ ایک بہت بڑی خدمت کا موقع عطا فرمایا ہے لہٰذا شکر گزاری کا تقاضا ہے کہ آپ اپنے محبوب آقا کی ہر تحریک کو پایۂ تکمیل تک پہنچانے کے لئے ہر لحظہ ہر امکانی قدم اٹھانے کے لئے جدوجہد کرتے رہیں اگر اس معیار پر کوئی کام سرانجام دیا جائے تو اس کا امید سے بڑھ کر نتیجہ نکلنا ضروری ہے کیونکہ حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:۔

"سورج مشرق کی بجائے مغرب سے طلوع کر سکتا ہے سورج مغرب کی بجائے مشرق میں ڈوب سکتا ہے مگر یہ ممکن ہی نہیں کہ کسی نیک کام کو جاری کیا جائے اور وہ ضائع ہو جائے یہ ممکن ہی نہیں کہ تم نیک کام کرو اور خدا تمہیں قبولیت نہ دے۔"

لہٰذا اس فرمان کی روشنی میں خاکسار آپ حضرات کی توجہ اپنے محبوب آقا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے اس ارشاد کی طرف مبذول کراتا ہے

"ماہنامہ انصار اللہ ایک بلند پایہ تربیتی رسالہ ہے جسے ہر احمدی گھرانے میں موجود ہونا چاہیئے۔"

براہ مہربانی اس اعلان کے پڑھتے ہی آپ میں سے ہر ایک زعیم صاحب مطلع فرمائیں کہ ان کی مجالس میں کل کتنے احمدی گھرانے ہیں اور سردست کتنے گھروں میں "انصار اللہ" جاتا ہے۔ نیز آئندہ ہر ماہ رپورٹ میں ذکر فرمایا جائے کہ کتنے مزید گھروں کو خریدار بنانے میں کامیابی ہوئی ہے۔

جزاہم اللہ احسن الجزاء

اسسٹنٹ مینیجر
ماہنامہ انصار اللہ۔ ربوہ

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

خطبہ جمعہ کے متعلق حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کا ارشاد

جماعت ہائے احمدیہ کے لئے ایک ضروری یاددہانی

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا:۔

"ناظر اعلیٰ اعلان کر دیں کہ امیر مقامی خود جمعہ پڑھا سکتا ہے لیکن اگر وہ نہ پڑھائے تو مبلغ کا حق ہے کہ وہ جمعہ پڑھائے۔ امیر کو یہ حق نہیں کہ وہ کسی اور شخص کو مقرر کرے جہاں مقامی مبلغ نہ ہو وہاں جماعت کی مرضی اور انتخاب یا مرکز کی منظوری سے امام مقرر ہونا چاہیئے۔" (الفضل ۲ دسمبر ۱۹۴۸ء)

(ناظر اصلاح و ارشاد)

زندگیاں وقف کرنے والے احباب کیلئے ضروری اعلان

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی تحریک پر جن احباب نے ملازمت سے فارغ ہونے کے بعد بطور واقف زندگی اپنے آپ کو پیش کرنے کے لئے لکھا ہے، ان کی درخواستیں جمع ہو رہی ہیں۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد کے ماتحت اعلان کیا جاتا ہے کہ ایسے جملہ احباب کی تعلیم کا انتظام بذریعہ خط و کتابت یکم مئی ۱۹۶۷ء سے شروع ہو جائے گا۔ احباب اس کے لئے تیار رہیں۔

جو ملازم احباب اس پاکیزہ تحریک میں شامل ہونا چاہیں وہ حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ کی خدمت میں جلد درخواستیں ارسال فرما دیں۔

خاکسار ابو العطاء
نائب ناظر اصلاح و ارشاد